محمد احمد حافظ

# سویرا طلوع ہو رہا ہے

ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ افغانستان کے حوالے سے نئی خبریں پڑھنے کو مل رہی ہیں اور ان خبروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ افغانستان میں طالبانِ عالی شان کی مزاحمت عروج پر ہے۔ کابل اور قندھار خودکش حملوں کی زد میں ہیں۔ ان سب میں آج (۱۴؍اکتوبر ۲۰۰۶ء) کی خبر زیادہ اہم ہے کہ خوفزدہ برطانوی فوج نے موسیٰ قلعہ کا علاقہ طالبان کے حوالے کر دیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے:

''افغانستان میں تعینات برطانوی فوج نے پے در پے حملوں کی وجہ سے طالبان سے جنگ بندی کا خفیہ معاہدہ کر کے اپنے زیر کنٹرول موسیٰ قلعہ کا علاقہ خالی کر کے اسے مقامی طالبان کے حوالے کر دیا ہے۔''

برطانوی اخبار ''دی ٹائمز'' نے سینئر برطانوی حکام کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ جنوبی افغانستان کے علاقے موسیٰ قلعہ میں گزشتہ دو ماہ سے طالبان کی طرف سے شدید حملے کیے جا رہے تھے۔ جن میں برطانوی فوج کو جانی نقصان کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ان حملوں میں شدت کے باعث برطانوی فوج کی ایک ٹیم نے طالبان شوریٰ کے ساتھ مذاکرات کیے جن کے تحت یہ طے پایا کہ علاقے میں امن کے لیے برطانوی فوج یہ علاقہ مکمل طور پر خالی کر دے گی اور اس کا کنٹرول مقامی طالبان عمائدین کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اس معاہدے کا برطانوی فوج کی اکثریت نے خیر مقدم کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں ہر وقت ایک ان دیکھے خوف کا سامنا تھا جس کے باعث وہ اپنے فرائض سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔ موسیٰ قلعہ معاہدے کو دیکھتے ہوئے ہلمند صوبے کے دیگر عمائدین بھی اسی طرح کے معاہدے کے لیے کوشاں ہیں۔

(روزنامہ ''اسلام''۔ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۰۶ء)

یہ بات اب کوئی راز نہیں رہی کہ امریکی افواج کا ایک معتد بہ حصہ پہلے ہی افغانستان سے چپکے چپکے راہ فرار اختیار کر چکا ہے اور افغان علاقوں کو اتحادیوں کے مختلف ممالک کی افواج کے سپرد کر چکا ہے۔ طالبان کے پے در پے حملوں سے اتحادیوں کا مورال دن بدن گر رہا ہے۔ امریکہ جو بڑے طنطنے، ہمہمے اور غلغلے کے ساتھ افغانستان آیا تھا اور اس نے ہیبت ناک کارپٹ بمباری کر کے بستیوں کی بستیاں ملیامیٹ کر دی تھیں، اب افغانستان میں دہشت گردی کی قیادت ایساف کے سپرد کر چکا ہے۔ اس کے آٹھ ہزار میں سے ۵۹۵۰ فوجی واپس جا چکے ہیں۔ امریکی افواج کو اس بات کا مکمل ادراک ہو چکا ہے کہ وہ طاقت کے بل پر طالبان سے جنگ نہیں جیت سکتے۔

صدر بش کی جماعت ری پبلکن کے سینٹ میں پارلیمانی لیڈر اور متوقع صدارتی امیدوار بل فرسٹ کا یہ بیان

اخبارات کی زینت بن چکا ہے:

''طالبان جنگجو بہت زیادہ ہیں اور عوام میں بے پناہ مقبول ہیں' اس لیے انہیں فوجی شکست نہیں دی جاسکتی۔''

یہ اعترافِ شکست نہیں تو اور کیا ہے؟ حیرت تو یہ ہے کہ امریکہ اپنے اور اتحادیوں کے تمام لاؤ لشکر کے باوجود روس جتنی استقامت بھی نہ دکھا سکا اور اپنے دوستوں کو منجدھار کے بیچ چھوڑ کر بھاگ رہا ہے۔

قابض وغاصب افواج کو افغانوں کی جس نسل سے مزاحمت کا سامنا ہے' وہ ایمان ویقین سے معمور اور فقرِ غیور سے مالا مال ہے' اس نسل کا مطمحِ نظر مادیت نہیں' رضاالٰہی اور انعام خداوندی ہے۔ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ زندہ تو زندہ مر کر بھی کامیاب وکامران رہیں گے..... خودکش حملہ آور جب اپنے ہدف کی طرف بڑھتا ہے تو اس کا جوش وخروش اور جذب وکیف کا عالم دیدنی ہوتا ہے...... جس فدائی کے اعتماد کا یہ عالم ہو کہ وہ ہدف کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے لیے پشتو میں اعلان کرے کہ ''میں فدائی ہوں' تم بچ جاؤ'' اور یہ کہہ کر غاصب افواج پر ٹوٹ پڑے' اس کے یقین وعزم کو کون سی مادی قوت شکست دی سکتی ہے؟ اس بات کا اعتراف تو جنرل پرویز نے بھی کیا ہے کہ مجھ پر خودکش حملہ کرنے والا فدائی خود کو بارود سے اڑانے سے عین ایک لمحہ قبل مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

یہ بات کہ افغانستان میں طالبان دوبارہ تقویت پکڑ رہے ہیں' پچھلے کئی مہینوں سے کہی جارہی ہے اور اس بات کا اعتراف اتحادی افواج کو بھی ہے۔ گزشتہ دنوں برطانوی وزیر دفاع ڈیس براؤن نے ''رائل یونائیٹڈ سروسز انسٹی ٹیوٹ تھنک ٹینک'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

''طالبان کی طرف سے حیران کن شدید مزاحمت کے بعد افغانستان میں نیٹو کی ساکھ خطرے میں پڑ گئی ہے طالبان کی مزاحمت توقعات سے کہیں زیادہ سخت ہے۔''

افغانستان میں متعین برطانیہ کے ہی ایک میجر جان سوئفٹ نے برطانوی فوج کے ایک میگزین میں لکھا ہے کہ افغانستان میں برطانوی فوج کا جانی نقصان سرکاری طور پر بیان کردہ اعداد وشمار سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ری پبلکن کے پارلیمانی لیڈر کا اعتراف تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔ متوقع طور پر افغان صدارتی محل میں مقیم حامد کرزئی شدید بوکھلاہٹ کے عالم میں پاکستان پر دراندازی کے الزامات عائد کررہے ہیں۔ وہ پاکستانی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے قرار دے رہے ہیں اور ان کا لہجہ دن بدن تند ہوتا جارہا ہے۔ حامد کرزئی اگر اپنے ہی قائم کردہ کمیشن کی رپورٹ غور سے پڑھ لیتے تو بہت کچھ آشکارا ہو جاتا۔ حامد کرزئی کے وزیر داخلہ ضرار احمد مقبل کی سربراہی میں قائم اس جائزہ کمیشن نے جو رپورٹ دی' اس کا خلاصہ یہ ہے:

''افغانستان میں طالبان کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کا سبب عوام اور حکومت کے درمیان عدم اعتماد کی فضا ہے' جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ غیر ملکی افواج کارروائیاں کرنے سے قبل مقامی انتظامیہ کو آگاہ کرتی ہیں نہ

افغان روایات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ وہ کسی بھی کارروائی کے دوران چادر اور چاردیواری کا تقدس بحال نہیں رکھتیں۔ جارحانہ انداز میں افغان خواتین اور بچوں کی تلاشی لینا شروع کر دی جاتی ہے۔ سیکورٹی فورسز خصوصاً پولیس کا رویہ عوام کے ساتھ انتہائی غیر مناسب ہے۔ افسران لوٹ مار میں ملوث ہیں، غیر ملکی میڈیا افغانستان میں فحاشی وعریانی پر مبنی کلچر کو فروغ دے کر افغان اور اسلامی روایات کا کھلم کھلا مذاق اڑا رہا ہے۔ ملک کے تمام چھوٹے بڑے سرکاری اداروں میں رشوت خوری، اقرباء پروری اور کرپشن عام ہے، ملک بھر کا عدالتی نظام مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ غیر ملکی این جی اوز کے نمائندے شہروں میں اپنی عیاشیوں میں مصروف ہیں اور انہیں دیہی علاقوں میں جانے کی توفیق نہیں ہوتی۔''

اس واضح رپورٹ کے بعد بھی حامد کرزئی طالبان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور تیز ترین عسکری کارروائیوں کا ملبہ پاکستان پر ڈالیں تو اسے ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ'' کیوں نہ کہا جائے۔

حامد کرزئی کے واویلے کی تو سمجھ آتی ہے کہ ان کا راتب اسی لب ولہجہ اور پراپیگنڈے پر مہیا ہوتا ہے مگر چند روز قبل جنرل پرویز نے جو بیان جاری کیا کہ میں طالبان کو بڑا خطرہ بنتے دیکھ رہا ہوں اور یہ کہ آئی ایس آئی کے بعض سابق افسران طالبان کی مدد کر رہے ہیں...... آپ اسے کیا نام دیں گے؟ ہمارے خیال میں یہ دونوں (صدور) وہ شخصیتیں ہیں' جنہوں نے اپنے اپنے ملک وقوم سے بے وفائی کر کے اقتدار سنبھالا۔ اپنے ہم وطنوں کو طشتریوں میں سجا کر امریکیوں کے حوالے کیا۔ عوام میں ان کی جڑیں نہیں، ان کا ملجا وماویٰ صرف امریکہ ہے...... یہ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ان کا آقا مرحلہ وار راہِ فرار اختیار کر رہا ہے، اتحادیوں میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے، گلی کے سب راستے بند ہو رہے ہیں، طویل اقتدار کی آرزو ملیا میٹ ہو رہی ہے اور حسین خوابوں کی بچھائی گئی بساط' تیزی سے لپیٹی جا رہی ہے...... طالبان کی مزاحمت زور پکڑ رہی ہے، گھپ اندھیرے میں جب کچھ سجھائی نہیں دے رہا تو حامد کرزئی پاکستان کے خلاف واویلا کر رہا ہے اور جنرل پرویز اپنے ہی ملک کو ملزم سے مجرم ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں...... اہل باطل تو یوں ہی تلملاتے رہیں گے مگر ایمان والوں کو خوشخبری ہو کہ سویرا عنقریب طلوع ہوا چاہتا ہے۔

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
5 نومبر 2006ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر واصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465